اسلام کی کشش

(از مولوی میزان الرحمن صاحب آسامی متعلم رحمانیہ دہلی)

جب مذہب اسلام نے دنیا میں پہلا قدم رکھا اسی وقت سے مخالفین اسلام اس بات کی کوشش پیہم میں لگے ہوئے ہیں کہ اسلام کو دنیا سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے تاکہ اس کے نام لیواؤں میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے لیکن جب اس امید میں کامیابی نظر نہ آئی تو آخرکار یہ سوچنے لگے کہ کسی طرح سے مذہب اسلام کو بدنام کردیا جائے تاکہ اس کی وہ روشنی اور چمک باقی نہ رہے جسکو دیکھکر تمام انسان بے اختیار اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ سوچنے کے بعد اسلام پر یہ دھبّہ اور عیب لگایا کہ درحقیقت اسلام میں کوئی خوبی نہیں بلکہ یہ ایک خونریز مذہب ہے یہ ڈاکوؤں اور لٹیروں کا مذہب ہے اس کی اشاعت اور تبلیغ صرف تلوار کے ذریعہ ہوئی ہے۔

حضرات آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ مذہب اسلام پر یہ اعتراض کرنا کہاں تک صحیح ہے۔ آئیے میں بتاؤں کہ یہ اعتراض معترض صاحب کی عدم علمی اور جہالت پر مبنی ہے۔ اگر معترض صاحب تواریخ ماضیہ پر نظر ڈالتے تو کبھی یہ اعتراض نہ کرتے۔ ہاں اگر معترض صاحب تواریخ سے ناواقف ہیں تو صرف لفظ اسلام کے معنی ہی پر ایک غائرانہ نظر ڈالتے تب بھی یہ بیجا سوال نہ کرتے اور اپنا عدم علمی بھی ظاہر ہونے کا موقع نہ دیتے۔

حضرات آپ صرف لفظ اسلام کے معنی ہی پر ایک غائرانہ نظر ڈالئے۔ لفظ اسلام کا اصل مادہ سَلْمٌ ہے اور یہ لفظ تین معنی میں مستعمل ہے۔ معنی اول۔ دربار الٰہی میں خضوع وخشوع کرنا۔ دوسرا معنے۔ تزکیہ نفس یعنی اپنے نفس کو پاک صاف کرنا۔ تیسرا معنے بلاچون وچرا کسی زبردست قوت کے سامنے اپنا سرنگوں کردینا، کیا ان تین معنوں میں سے کسی ایک معنی میں جبر وتشدد پایا جاتا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ایسے پاک صاف مذہب پر خواہ مخواہ الزامات لگانے سے کیا فائدہ۔

اسلام کو بزور شمشیر پھیلانا عقل کے خلاف ہے۔ اسلئے کہ اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ ۝ (پ ۲۸ صف ع ۱) یعنی اللہ پاک اپنا نور پورا کرکے چھوڑے گا اگرچہ مشرکین و کفار برا ہی کیوں نہ سمجھیں۔ اس آیت میں اللہ پاک نے اسلام کو نور فرمایا اور یہ بات مسلم ہے کہ نور کو کبھی کسی ہتھیار کے ذریعے سے نہیں پھیلایا جاتا بلکہ نور خود بخود پھیلتا رہتا ہے تو جب اسلام نور ہوا تو اس کو بھی پھیلانے کے لئے شمشیر یا تلوار کی ضرورت نہیں۔

آج متمدن اقوام کے جنگی مشاہدات ہمیں بتلا رہے ہیں کہ کسی قوم کی فتح وظفر کا علم اسی وقت بلند ہوسکتا ہے

جبکہ بڑے بڑے جرنیل اور ماہرین جنگ اس قوم سے وابستہ ہوں۔ جن کی سطوت وصیبت اور رعب و دبدبہ دیکھکر دوسری قوم اپنے آبائی دین کے چھوڑنے پر مجبور ہوجائیں۔ اس اصول جنگ کے معلوم ہوجانے کے بعد ہم دریافت کرتے ہیں کہ ایک یتیم فرزند، بوریہ نشین، ارض حجاز کی پتھریلی زمین پر سونے والے نے شرجیل بن حسنا جیسے پہلوان خالد بن ولید جیسے مردمیدان عدی بن حاتم جیسے جنگی سپاہی وغیرہم کو کس تیر و تفنگ اور شمشیر براں سے مسخر کیا تھا۔ بلکہ ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہ مذہب اسلام ہی کی صداقت وکشش تھی جس نے ان کے سروں کو ایک یتیم فرزند کے چوکھٹ پر جھکا دیا تھا۔

حضرات ان کے ساتھ کیا خصوصیت ہے بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ پروانے نور دیکھکر اندھیرے میں نہیں رہ سکتے ہیں بلکہ بے اختیار ہوکر اس نور میں گرنے کیلئے کود کود کر آتے ہیں اسی طرح چونکہ اسلام نور ہے اس نور سے بھی انسان باز نہیں رہ سکتے ہیں بلکہ بے اختیار اسلام میں داخل ہوکر اپنے آپ کو منور کرتے رہتے ہیں چنانچہ ارشاد ربانی ہوتا ہے وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا یعنی اے محمدؐ تم نے دیکھا کہ لوگ نور اسلام میں جوق در جوق داخل ہورہے ہیں۔

وہ حضرات جو کہ اس بات کے قائل ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے ذرا غور فرمائیں اور انصاف سے کام لیں اور اسکا جواب دیں کہ شہیر ابن یارام جو کہ ملک صنعا کا بادشاہ تھا اور منذر بن سادی جو کہ بحرین کا بادشاہ تھا۔ اصحمہ نجاشی حبش کا بادشاہ، اکیدر شاہ دومۃ الجندل ذوالکلاع حمیری جو کہ اپنے گھر بیٹھے اپنے پندرہ ہزار غلاموں سے سجدہ کراتا تھا۔ ان کو کس نے تیر و تفنگ سے مجبور کیا تھا۔ یہ وہ حضرات ہیں جن کے نام سنتے ہی تمام عرب لرزہ براندام ہوجاتا تھا اور یہ لوگ ایسے تھے کہ نہ کسی کے رعب سے مرعوب ہوئے تھے اور نہ مرعوب ہونے والے تھے نیز ان کے علاقوں میں سوائے مبلغین اسلام کے کسی غازی یا مجاہد اسلام نے قدم نہ رکھا تھا۔ کیا کوئی اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ ان کو بھی تلوار کے ذریعہ سے مجبور کیا گیا تھا؟

کیا ملک حبش کے واقعہ کو کوئی شخص بھلا سکتا ہے۔ کسکو نہیں معلوم کہ مخالفین اسلام کے مظالم جب اسلام کے شیدائیوں پر حد سے تجاوز کر گئے تو چند غریب اپنی جان بچاکر ملک حبش کی طرف بھاگ گئے اور یہ وہی ملک حبش تھا جہاں سے بیس ہزار لشکر جرار مع ہاتھیوں کے بیت اللہ شریف پر حملہ کرنے گیا تھا جب وہاں چند مسلمان اپنی جان بچاکر پہنچتے ہیں تو ان کی زبان سے چند کلمات سنتے ہی وہاں کا صاحب تاج اور بادشاہ مسلمان ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمین اولین میں اپنا نام درج کراتا ہے۔ کیا کسی نے وہاں جاکر ان کو تلوار کے ذریعہ مجبور کیا تھا وہ کمزور قوم اور چند غریب افراد جو اپنی بیوی بچے اور تمام مال و دولت کو چھوڑکر دوسرے کے ملک میں جاکر پناہ لیتے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے اور عقل اس کو تسلیم کرتی ہے کہ اس کو بزور شمشیر مسلمان بنایا تھا؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں!